نقد و تبصرہ

(س۔ا)

معارف الحدیث

تالیف مولانا محمد منظور صاحب نعمانی - دوسرا جلد - شائع کردہ کتب خانہ الفرقان لکھنؤ۔
لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔

یہ احادیث نبویہ کا ایک جدید انتخاب ہے جو (بقول مولف) اس زمانہ کے تعلیم یافتہ مسلمانوں کی ذہنی و فکری سطح کو پیش نظر رکھ کر مرتب کیا گیا ہے۔

فاضل مولف نے اپنی کتاب " معارف الحدیث" کو مشہور عالم مجموعۂ احادیث مسمیٰ مشکوٰۃ المصابیح پر مبنی کیا ہے۔ اور جیسا کہ خود مولف نے اعتراف کیا ہے۔ انھوں نے صرف معدودے چند احادیث اصل مآخذ سے براہِ راست لی ہیں اور باقی اکثر و بیشتر احادیث مشکوٰۃ شریف ہی سے نقل کی ہیں۔

طلبۂ حدیث کے لیے مشکوٰۃ شریف جیسے مجموعۂ احادیث کی ہمہ گیر افادیت میں کسے کلام ہو سکتا ہے جبکہ واقعہ یہ ہے کہ یہ معروف و جامع مجموعہ طالبِ حدیث کو مغزِ حدیث سے روشناس کرانے کے لیے کافی سے بڑھ کر ہے، کیونکہ صاحب مشکوٰۃ نے اس بات کا نہایت کامیابی سے اہتمام کیا تھا کہ ان کا یہ انتخاب "صحاح" کی جامع تلخیص بھی ہو اور اس میں کوئی مکررات و زوائد بھی نہ رہ جائیں۔ بنابریں ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ زیرِ نظر کتاب بھی بہ حیثیت مجموعی مشکوٰۃ شریف پر مبنی ہونے کے سبب سے اور بعض نئی خوبیوں کی حامل ہونے کی وجہ سے بھی طلبۂ حدیث کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ کا درجہ رکھتی ہے۔

مولفِ " معارف حدیث " نے اپنی کتاب میں مزید خوبیاں یہ پیدا کی ہیں کہ انھوں نے حدیثوں کو عنوانات کے تحت تقسیم کیا ہے جن کی مدد سے حدیث کا مقصد اور مرکزی نقطہ فوراً نمایاں ہو کر

طالب کے سامنے آجاتا ہے۔

نیز فاضل مؤلف نے بڑی محنت اور تحقیق سے حدیثوں پر نہایت کارآمد تمہیدی نوٹ بھی لکھے ہیں اور ان پر تشریحات بھی ایزاد کی ہیں جن میں نہایت مفید معلومات بہم پہنچا دیے گئے ہیں۔

مؤلف نے احادیث کا ترجمہ نہایت شستہ، سلیس اور بامحاورہ اردو میں کیا ہے۔ دینی کتابوں میں اس خوبی کا وجود خاص طور پر قابل داد ہے۔

علم حدیث کے میدان میں تحقیق و تدقیق کرتے رہنا اور اس میں حسب حالات منتخبات کے نئے نئے مجموعے تیار کرنا اور اس طور سنتِ نبویہ اور روایاتِ ملتِ مسلمہ کو زندہ کرنا اسلام کی تفہیم و تبلیغ بھی ہے اور ان بزرگوں کے نقش قدم کی پیروی بھی کہ جنھوں نے جمع و تدوین حدیث کے لق و دق میدان میں قابلِ رشک کارنامے سرانجام دیئے اور نتیجۃً ہمارے لیے دینی و ثقافتی ورثے کے ایسے جواہر و لعل چھوڑ گئے جن کی مثال دیگر ادیان کے حامیان کی مساعی میں ڈھونڈے سے بھی نہیں ملتی۔ مؤلف "معارف الحدیث" نے انھی بزرگوں کے تتبع میں یہ جدید مجموعہ تیار کیا ہے اس لحاظ سے مؤلف کی یہ سعی قابل صد مبارکباد ہے!

اس وقت ہمارے سامنے کتاب "معارف الحدیث" کی صرف تین جلدیں ہیں۔ مؤلف کا خیال ہے کہ کتاب پانچ جلدوں میں مکمل ہوگی۔ زیر نظر ہر سہ جلد اعتقادات و نظریات اور طہارت و عبارات ایسے مضامین تک ہی محدود ہیں۔ ان مباحث کے اپنی جگہ پر مفید و اہم ہونے میں تو کلام نہیں مگر یہ منتخبات زندگی کے عملی پہلوؤں اور معاملات اور حقوق و فرائض کے بارے میں کوئی معلومات بہم نہیں پہنچاتے۔ ممکن ہے کہ آگے چل کر فاضل مؤلف ان عنوانات کی طرف بھی توجہ فرمائیں اور اس کمی کو پورا کردیں، کیونکہ دین اسلام کسی خشک ضابطے یا مجموعۂ قوانین کا نام نہیں ہے۔ "اسلام" کی غرض و غایت تو یہ ہے کہ توحید باری تعالیٰ کی حقیقت پر پختہ ایمان و یقین پیدا کرکے (مومنوں کو پندار و گفتار و کردار میں خشیت الٰہی کے مجسمے بنا کر کے)

حُسنِ عمل کے مَیدان میں اُترنے کے لیے تیار کرے، تاکہ یہ مردان راہ خدا انسان نما حیوانوں کو سچ مچ کے انسان بنا ڈالیں۔ یعنی ایسے انسان جنھیں قرآن مجید کی اصطلاح میں "مسلم" کہا جاتا ہے،، جو محبت و پیار سے اللہ کے دین کی تعمیل و تبلیغ محض رضائے الٰہی کے حصول کے لیے کریں۔ اور مسلمانوں کو فرقہ سازی اور فرقہ پرستی کی دلدل سے نکال لیں۔

کتاب کی پہلی دو جلدوں کی ابتداء میں بالترتیب مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی اور مولانا ابوالحسن علی ندوی کے مقدمات درج ہیں۔ مذکورہ مقدمات میں حدیث کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔

یہ بات بالکل صحیح ہے کہ "نبی کریم سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن حکیم کو اول سے آخر تک لوگوں کو سنایا، لکھوایا، یاد کروایا اور بخوبی انھیں سمجھایا۔ نیز آپؐ نے خود بھی اس کتاب عزیز کے جملہ احکام و تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دکھایا۔ غرض جان لیں کہ قرآن عظیم قابلِ عمل اور نتیجہ خیز ہدایت نامہ ہے، اور وہ خالی لفاظی ہی نہیں"۔

مذکورہ بالا بیان سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی (یعنی غیر موضوع) اقوال و اعمال، قرآن مجید کی جیتی جاگتی تفسیر ہونے چاہئیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے قول "کان خلقہ القرآن" میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خُلقِ عظیم قرآن مجید ہی کی تعبیر تھا، اور اب بھی ہے، بشرطیکہ آپؐ کی طرف منسوب شدہ اقوال و اعمال کی صحت کے متعلق کوئی شک و شبہ نہ ہو، اور نہ ہی ان میں آپؐ کی ذاتِ گرامی پر کوئی کذب و افترا ء کیا گیا ہو، کیونکہ کذب و افتراء کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر زیادہ سے زیادہ بصیرت حاصل کرنے کے لیے آپؐ کے اقوال و اعمال کو تلاش کرنا اور ان کی چھان بین کر کے ان میں سے حقیقت اور غیر حقیقت کو علیحدہ علیحدہ کرنا، پھر اس تحقیقات کی باضابطہ تدوین

کر ڈالنا اور اس راہ میں جملہ مصائب و محن کو خوشی خوشی برداشت کرنا یہ سب کچھ ہمارے بزرگوں کی ہمت کے عدیم المثال مظاہر ہیں۔ لہٰذا ان کارناموں پر جتنا بھی فخر کیا جائے وہ کم ہے ۔

یقیناً ان کی یہ مخلصانہ، محققانہ اور عالمانہ کوششیں اور کاوشیں ہمارے لیے بھی کارآمد اور مفید ہیں اور عنداللہ بھی مشکور و ماجور ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت شدہ، (یا غیر موضوع) اقوال و اعمال (جن کا تتبع کر کے صحابۂ کرام نے اس عالم آب و گل میں نبی کریمؐ کی موجودگی میں دنیا و آخرت کے انعامات حاصل کیے تھے ان سے اب جبکہ نبی کریمؐ "اپنی طبعی عمر گذار کے" اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں) بہ ماتحتِ قرآن حکیم استفادہ و افادہ کرنا حقیقت میں قرآن مجید ہی کی تبلیغ و تکمیل ہے جو مسلمان قوم کا بہ حیثیت قوم کے مقدس ترین فریضہ ہے۔